

افکار و تاثرات _____ قارئین بنام مدیر

جناب عنایت اللہ کوہاٹی

اساتذہ پر ایم ایم حکومت کے مظالم: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صوابی میں اساتذہ کرام کا اجتماع تھا۔ (سابق) صوابی وزیر تعلیم مہمان خصوصی تھے۔ سیکرٹری آف ایجوکیشن اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن صوبہ سرحد خصوصی طور اس تقریب میں مدعو تھے۔ تقریب میں تعلیم کے دیگر افسران کیساتھ ایم ایم اے کے دور حکومت میں بھرتی ہونے والے اساتذہ کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی تھی۔ تقریب سے سیکرٹری آف ایجوکیشن اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے علاوہ سابق وزیر تعلیم مولانا فضل علی نے خطاب کیا۔ اساتذہ نے فضل علی سے مختلف سوالات کئے۔ یہ سوالات کاغذ کے چھوٹے چھوٹے پرزوں پر لکھے گئے تھے۔ ایک ٹیچر نے سوال کیا تھا کہ جناب عالی! ہمیں بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے سے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس کے مطابق اساتذہ تمام بھرتی پیشین اور گریجویٹ کے بغیر ہوگی اور جو مستقل اساتذہ پرموشن پر جائینگے وہ بھی پنشن اور گریجویٹ سے محروم ہو جائینگے۔ جو نئی وزیر تعلیم نے یہ چٹ پڑھی تو وہ غصے سے لال سرخ ہو گئے (یاد رہے کہ وزیر موصوف کبیر اور غرور کی انتہاء کو وزارت کے بعد چھوٹے لگے تھے) جذباتی انداز میں بولنے لگا۔ یہ چٹ کس نے بھیجی ہے۔ وہ کھڑے ہوں، تاکہ ہم دیکھیں کہ ہم پر جموٹ کون بول رہا ہے۔ لیکن مجھے میں کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ اس فنکشن کے کم و بیش ایک سال بعد ضلع صوابی کے ہائی سکولوں کے کل 17 سی ٹی آسامیوں کیلئے بھرتی تھی۔ جس کیلئے حسب سابق پی ٹی سی اہل مستقل ٹیچر نے بھی اپنی پرموشن کیلئے درخواستیں دے دیں۔ لسٹ اور انٹرویو کے بعد یہ مستقل اساتذہ اس وقت ششدر رہ گئے، جب ای ڈی اوصوابی نے ان سے آپشنز لیں کہ اگر آپ سی ٹی پوسٹوں پر جانا چاہیں گے تو آپ پنشن اور گریجویٹ کے حق سے محروم ہونگے۔ یوں چودہ پندرہ سالوں سے پرموشن کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہزاروں پرائمری اساتذہ پر آگے جانے کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند کر دیے گئے۔ ای ڈی اوصوابی کے جانب سے 29 ستمبر 2007 کو سی ٹی اساتذہ کی بھرتی کے حوالے سے جو آرڈر جاری ہوا ہے اس میں لکھا ہے،

The EDO Swabi is Pleased to order the appointment of the following CT teachers

In BPS 9and will be governed under civil servant act 1973, amended NWFP

act 2005 expect pension / Gratuity In the intrest of public service.

اس آرڈر کے بعد پتہ چلا کہ وزیر تعلیم سے سوال کرنے والا ٹیچر جموٹ نہیں بول رہا تھا بلکہ اسے اس آرڈر کا علم تھا جبکہ وزیر تعلیم خود جموٹ بول رہے تھے اور وہ جان بوجھ کر حقائق سامنے لانا نہیں چاہتے تھے۔

ایم ایم اے حکومت سے پہلے ایس ای ٹی 16 BPS پوسٹوں پر مستقل بنیاد پر 75% پیچ وائر اور 25%

اوپن میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا کرتی تھی۔ لیکن انکے پانچ سالہ طویل دور حکومت میں اساتذہ پرموشن کے دروازے

بند کرنے کے بعد غالباً ایک دفعہ بھی ڈیپارٹمنٹ مستقل بنیادوں پر بھرتی نہیں ہوئی۔ اس کی جگہ "نئی بدعت" نکالی گئی اور ایس ای ٹی جیسے اہم پوسٹوں پر چھ چھ مہینوں کیلئے عارضی بھرتی کی گئی۔ یوں پندرہ پندرہ سالوں سے ایس ای ٹی پوسٹوں پر ترقی کے خواہشمند مستقل اساتذہ کے مستقبل کو ہمیشہ کیلئے تاریک بنا دیا گیا۔ اسی طرح سبکیٹ سپیشلسٹ اور ٹیکچرار کو بھی کنٹریکٹ پر چھ مہینوں کیلئے رکھنے کی پالیسی اپنائی گئی۔ جس سے اہل امیدواروں کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ پھر یہ لوگ دعویٰ کرتے تھے کہ انھوں نے ہزاروں اساتذہ بھرتی کیے، حالانکہ ان کی اکثریت محض چھ مہینوں کیلئے بھرتی کیے گئے تھے، جن کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا۔ جہاں تک ٹیچنگ الاؤنس کا تعلق ہے۔ تو وفاقی حکومت کی بجٹ میں واضح اعلان کے باوجود ایم ایم اے حکومت نے صوبہ سرحد کے اساتذہ کو اس الاؤنس سے محروم رکھا۔ اساتذہ کے بار بار مطالبے پر انھیں وزیر اعلیٰ اور وزراء کی جانب سے یقین دہانیاں کرائی جاتی تھیں، لیکن غریب اساتذہ کو جو ملے وعدوں کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔ ایم ایم اے کے دور حکومت میں کوئی واضح ٹھوس ٹرانسفر پالیسی نہیں تھی۔ اپنے منظور نظر افراد کیلئے ایک مہینے میں چار چار ٹرانسفر کرائے گئے۔ لیکن "لاوارث" اساتذہ پانچ سال گزرنے کے باوجود بھی دور دراز پوسٹوں پر تعینات رہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ایم ایم اے حکومت عوام کے خواہشات کے عین مطابق شفاف ٹرانسفر اور اپوائنٹمنٹ پالیسیاں اپنائی، لیکن اس دور میں بھی میرٹ کو یکسر نظر انداز کیا گیا اور غریب بدستور دکھ کھاتے رہیں۔ اساتذہ اور بالخصوص پرائمری اساتذہ نے اپنے سروس سٹرکچر کے حوالے سے آواز اٹھایا تھا لیکن عرصہ پانچ سال گزرنے کے باوجود انہیں دیگر مسئلوں کی طرح محض جھوٹے وعدوں پر ٹرغایا گیا۔ اخبارات میں بیانات دئے جاتے ہیں کہ بہت جلد اساتذہ کے مطالبات حل کئے جائیں گے۔ لیکن پانچ سال گزرنے کے باوجود اساتذہ کی کوئی شنوائی نہیں کی گئی۔ کبھی کہا جاتا کہ اس حوالے سے کابینہ آئندہ اجلاس میں فیصلہ کرے گی۔ کبھی بیان دیا جاتا کہ سری وزیر اعلیٰ کے سامنے ہے۔ کبھی کہا جاتا کہ سری چیف سیکرٹری کو بھیجی گئی ہے۔ لیکن یہ سری اساتذہ کیلئے ایک مذاق بن کر رہ گئی اور پانچ سال گزرنے کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ جاتے جاتے وزیر اعلیٰ نے ایک پُرانے نوٹیفیکیشن پر پھر دستخط کر دیئے جو کہ اساتذہ برادری کیلئے درد سر بنا رہا۔ اس نوٹیفیکیشن میں پی ٹی سی اساتذہ کو ایف اے ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن پر سکیل 9 دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سہولت 1993ء ہی سے اساتذہ کو حاصل ہے۔ البتہ انکے دور میں پی ٹی سی اساتذہ کو بغیر پنشن اور گریجویٹ کے سکیل سات میں بھرتی کیا گیا۔ انکو کچھ فائدہ ہوگا۔ سکیل 9 میں دس سال سروس کرنے والوں کو 12 دیا گیا ہے۔ سی ٹی اور ڈی ایم وغیرہ پہلے سکیل 14 میں تھے۔ انکے سکلیوں کو 15 کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ایس ای ٹی سکیل 16 کو دس سال سروس کرنے پر سکیل 17 دیا گیا ہے۔ یہ ایک متنازعہ نوٹیفیکیشن ہے جس پر اساتذہ برادری احتجاج کر رہی ہے۔ ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ ایم ایم اے حکومت وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرح اساتذہ کیلئے ایک زبردست ٹیکج کا اعلان کرتی، لیکن ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اساتذہ برادری ایم ایم اے حکومت سے سخت مایوس ہے اور آج بھی کالج اساتذہ اپنے مطالبات کے حق میں کلاسوں کا بائیکاٹ کر کے ہڑتال پر ہیں کیونکہ وزیر اعظم کے واضح اعلان کے باوجود ان کا ایک سکیل اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ جو کہ ایم ایم اے حکومت کے ماتھے پر بدنما داغ ہے۔ مگر ان وزیر اعلیٰ شمس الملک کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ان سطور میں ذکر کیے گئے اساتذہ برادری کے جملہ مسائل حل کریں تاکہ صوبہ بھر کے اساتذہ پوری دلجمعی کے ساتھ اپنے مسائل کو حل کر سکیں۔